

# دانی ایل کی کتاب - نمبر ایک سو پچاسی

مجسم الوہیت: پطرس کا گہرا اقرار اور اس کے مضمرات

Jeff Pippenger

2024-04-15

جب پطرس نے مسیح کے اس سوال کے جواب میں اپنا جواب پیش کیا کہ شاگرد مسیح کے بارے میں کیا کہتے ہیں، تو اس نے اقرار کیا کہ یسوع مسموح ہیں، یعنی مسیح، مسیحا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔

جب یسوع قیصریہ فلپی کی حدود میں آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے پوچھا، لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں، ابن آدم، کون ہوں؟ انہوں نے کہا، کچھ کہتے ہیں کہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے، کچھ ایلیاہ، اور کچھ یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اُس نے اُن سے کہا، مگر تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟ شمعون پطرس نے جواب دیا، تو مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا، مبارک ہے تو، شمعون بن یوناہ، کیونکہ یہ تجھے جسم و خون نے ظاہر نہیں کیا بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔ اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا؛ اور پتال کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ اور میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان میں بندھا جائے گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان میں کھل جائے گا۔ متی 16:13-19۔

پطرس کے وسیلے روح القدس نے وہ بنیادی سچائی پیش کی جسے ایک لاکھ چوالیس ہزار کو سمجھنا تھا۔ اس نے یہ پانیوم میں کیا، جو قیصریہ فلپی تھا۔ پانیوم اڑدے کی عبادت کا سب سے مقدس معبدی مقام ہے، کیونکہ یونان دنیا کی نمائندگی کرتا ہے، اور آخری دنوں میں دنیا اقوام متحدہ ہے، جو اڑدے کا زمینی نمائندہ ہے۔ "جہنم کے دروازے" ہیں، یونانی بکرے کے دیوتا، کے مندر کا نام ہے۔ وہ مندر ایک غار کے سامنے بنایا گیا تھا جس میں پانیوم کا چشمہ تھا۔ پانیوم کا چشمہ دریائے اردن کو پانی مہیا کرتا تھا، جو مسیح کی علامت ہے۔

اردن نام کا مطلب "اترنے والا" ہے، اور دریائے اردن اپنا بہاؤ شمالی اسرائیل کے پہاڑی علاقے میں شروع کرتا ہے، اپنا بنیادی منبع کوہ حرمون کے چشموں سے لیتا ہے، جو سلسلہ حرمون کی سب سے بلند چوٹی ہے، جہاں "دوزخ کے دروازے" کہلانے والا چشمہ واقع ہے۔ حرمون کا مطلب "مقدس" اور اردن کا مطلب "اترنا" ہے۔ دریائے اردن کوہ حرمون کی بلندیوں سے بہتا ہے اور اردن کی رفٹ وادی سے گزرتا ہوا بالآخر بحر مردار تک پہنچتا ہے، جو زمین کی سطح کا سب سے پست مقام ہے۔

وہ پانی جو دریائے اردن کو سیراب کرتے ہیں، جو دیوتا پین کے معبد سے پھوٹتے ہیں، اور جو بالآخر زمین کے سب سے نچلے مقام تک پہنچتے ہیں، اُس نزول کی نمائندگی کرتے ہیں جو خدا کے بیٹے نے کیا، جب وہ سب سے بلند مقدس پہاڑ کو چھوڑ کر اس دنیا کے سب سے نچلے 'بحیرہ مردار' تک اتر آئے۔ مسیح کا آسمان سے صلیب کی موت تک نزول یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے گرے ہوئے انسان کی بشریت اپنے اوپر لی، کیونکہ آسمان سے صلیب تک اُن کا سفر اُن پانیوں سے سیراب ہوا جو 'جہنم کے دروازوں' سے پھوٹتے تھے۔

بحر مردار نہ صرف زمین کا سب سے نچلا مقام ہے بلکہ اس کے پانی زمین پر سب سے زیادہ نمکین ہیں، جو سمندر سے نو گنا زیادہ نمکین ہیں۔ بحر مردار مسیح کی صلیب پر موت کی تمثیل ہے؛ اسی پر انہوں نے بہتوں کے ساتھ اپنے عہد کو پختہ کیا۔

اور تیری آٹے کی قربانی کے ہر نذرانے پر تو نمک ڈالنا؛ اور یہ نہ ہونے دینا کہ تیرے خدا کے عہد کا نمک تیری آٹے کی قربانی سے مفقود ہو؛ اپنی سب قربانیوں کے ساتھ تو نمک چڑھانا۔ احبار 2:3۔

جبل حرمون کے چشموں سے نکلتے ہوئے، دریائے اردن بحیرہ جلیل سے گزرتا ہے، جسے جھیل طبریہ اور جھیل کنیرت بھی کہا جاتا ہے۔ جلیل کا مطلب 'قبضہ' یا 'موڑ' ہے۔ طبریوس اُس رومی حکمران کا نام ہے جو آگستس قیصر کے بعد آیا، اور جھیل کی شکل کے سبب اسے کنیرت کہا جاتا ہے، جس کے معنی 'چنگ' یا 'بربط' ہیں۔ انسانیت کے لیے فیصلہ کن موڑ وہ تھا جب طبریوس قیصر کی حکمرانی تھی اور یسوع مصلوب ہوا، اور آسمان کی ہر چنگ خاموش ہو گئی۔ دریائے اردن کی جغرافیائی گواہی 'جہنم کے دروازوں'—جو یونانی دیوتا پین کا مندر ہے—کے حوالے سے، اُس گواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو پطرس نے روح القدس کے الہام سے سنائی۔

مسیح کا تجسّد الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کا وہ واقعہ تھا جو اُس وقت وقوع پذیر ہوا جب خدا کے الہی بیٹے نے خود جسم انسانی اختیار کیا، یوں الوہیت کو انسانیت کے ساتھ یکجا کر دیا، جیسا کہ پان کے چشمے کے اُن پانیوں سے نمایاں ہوتا ہے جو دریائے اردن کو پانی فراہم کرتے ہیں۔ پان کے چشمے کو جو چیز پانی فراہم کرتی تھی وہ شبنم، بارش اور برف تھی جو حرمون کے پہاڑوں پر گرتی تھی، اور حرمون اس 'مقدس' پہاڑ کی نمائندگی کرتا ہے جو یروشلم بالا ہے۔

صعود کا گیت۔ داؤد کا۔ دیکھو، کیا ہی اچھا اور کیا ہی خوشگوار ہے کہ بھائی اتفاق سے ایک ساتھ رہیں! یہ اس قیمتی تیل کی مانند ہے جو سر پر ڈالا گیا اور داڑھی تک بہ نکلا، بلکہ ہارون کی داڑھی تک؛ جو اس کے لباس کے دامن تک اتر آیا۔ حرمون کی شبنم کی مانند، اور اس شبنم کی مانند جو صیون کے پہاڑوں پر اترتی ہے؛ کیونکہ وہیں خداوند نے برکت مقرر کی، یعنی ہمیشہ کی زندگی۔ زیور 1:133-3۔

وہ "قیمتی تیل" جو ہارون کی داڑھی پر بہ آیا تھا، وہی تیل تھا جو اُس وقت استعمال کیا گیا جب وہ اور اُس کے بیٹے خدا کے کہنوں کے طور پر مسح کیے گئے۔

اور تو قربان گاہ پر موجود خون میں سے، اور مسح کے تیل میں سے لے، اور اسے ہارون پر، اور اس کے لباسوں پر، اور اس کے بیٹوں پر، اور اس کے بیٹوں کے لباسوں پر بھی جو اس کے ساتھ ہیں، چھڑک؛ اور یوں وہ اور اس کے لباس اور اس کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے لباس اس کے ساتھ، مقدس ٹھہرائے جائیں گے۔ خروج 29:21۔

پطرس نے تمام شاگردوں کے اقرار کا اظہار کیا، اور ایسا کرتے ہوئے اس نے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے اقرار کا بھی اظہار کیا، جو ایک متحدہ کہانت کے طور پر مسح کیے جانے والے ہیں اور ایک علم کی مانند بلند کیے جائیں گے۔ "تیل" جس نے ہارون کو مسح کیا، حرمون پہاڑ کی اوس کی مانند بھی تھا اور صیون کے پہاڑوں کی اوس کی مانند بھی۔ "تیل" اور "اوس" وہ پیغام ہیں جو روح القدس کے مسح کی نمائندگی کرتا ہے۔

اے آسمانو، گوش فرا دو اور میں بولوں گا؛ اور اے زمین، میرے منہ کے کلام کو سن۔ میری تعلیم بارش کی مانند ٹپکے گی، میرا کلام شبنم کی طرح رے گا، نازک سبزہ پر ہلکی پھوار کی طرح، اور گھاس پر برسنے والی جھڑیوں کی مانند۔ کیونکہ میں خداوند کے نام کا بیان کروں گا؛ ہمارے خدا کی عظمت مانو۔ استثنا 1:32-3۔

'شبنم' وہ 'تعلیم' ہے جو صیون کے پہاڑوں پر گرتی ہے، اور یہ مسح کا 'تیل' ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کو متحد کرتا ہے، جو آخری ایام میں خدا کے کاہن ہیں۔ یہ تعلیم بارش کی طرح ٹپکتی ہے، اور شبنم کی طرح چھن کر اترتی ہے کیونکہ یہ 'شائع' ہوتی ہے۔ یہ اس لیے شائع کی جاتی ہے کہ آسمان اور زمین کان لگائیں اور اُس کے منہ کے کلام کو سنیں، ایک متحد کہانت کے ذریعے جو علم ہے اور آدھی رات کی پکار

اور بلند پکار کے پیغامات کا اعلان کرتی ہے۔

پہاڑوں پر اُس کے پاؤں کیا ہی خوب ہیں جو خوشخبری لاتا ہے، جو سلامتی کی منادی کرتا ہے؛ جو بھلائی کی خوشخبری لاتا ہے، جو نجات کی منادی کرتا ہے؛ جو صیون سے کہتا ہے، تیرا خدا بادشاہی کرتا ہے! تیرے نگہبان آواز بلند کریں گے؛ وہ مل کر ایک ہی آواز سے گائیں گے، کیونکہ جب خداوند صیون کو پھر واپس لائے گا تو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اے یروشلم کے ویرانے، خوشی سے پھوٹ پڑو، مل کر گاؤ، کیونکہ خداوند نے اپنی قوم کو تسلی دی ہے، اُس نے یروشلم کو چھڑا لیا ہے۔ خداوند نے تمام قوموں کے سامنے اپنے مقدس بازو کو برہنہ کیا ہے؛ اور زمین کے سب کنارے ہمارے خدا کی نجات کو دیکھیں گے۔ اشعیا 7: 52-10۔

آخری زمانے کے نگہبان، جن کی نمائندگی پطرس کرتا ہے، نجات اور سلامتی کی منادی کرتے ہیں، اور وہ متحد ہوں گے کیونکہ وہ آنکھ در آنکھ دیکھیں گے۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جب "خداوند صیون کو پھر سے لاتا ہے۔" "پھر لانا" کے طور پر ترجمہ کیا گیا عبرانی لفظ کا مطلب "الٹ دینا" ہے۔ جب خداوند صیون کی حالت کو الٹ دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صیون اسیری میں رہا تھا، جس کی نمائندگی بکھیرے جانے سے ہوتی ہے، اور جب اسیری ختم ہوتی ہے تو یہ حالت پلٹ جاتی ہے۔

کیونکہ یوں خداوند فرماتا ہے: جب بابل میں ستر برس پورے ہو جائیں گے تو میں تمہاری خبر لوں گا اور تمہارے حق میں اپنی بھلی بات پوری کروں گا کہ تمہیں اس جگہ واپس لاؤں۔ کیونکہ میں ان خیالوں کو جانتا ہوں جو میں تمہارے بارے میں رکھتا ہوں، خداوند فرماتا ہے—سلامتی کے خیال، بدی کے نہیں—تاکہ تمہیں وہ انجام دوں جس کی تم امید رکھتے ہو۔ پھر تم مجھے پکارو گے اور آ کر مجھ سے دعا کرو گے اور میں تمہاری سنوں گا۔ اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور پا لو گے، جب تم اپنے سارے دل سے مجھے تلاش کرو گے۔ اور میں تم کو مل جاؤں گا، خداوند فرماتا ہے، اور تمہاری اسیری کو پھیر دوں گا، اور تمہیں سب قوموں اور سب جگہوں سے جہاں جہاں میں نے تمہیں ہانک دیا ہے، خداوند فرماتا ہے، جمع کروں گا، اور تمہیں پھر اس جگہ واپس لاؤں گا جہاں سے میں نے تمہیں اسیری میں لے گیا تھا۔ یرمیاہ 10: 29-14۔

تمام انبیا آخری ایام کے بارے میں کلام کرتے ہیں، اور آخری ایام میں اس کی قوم ایک ایسی اسیری میں ہے جسے پلٹایا جانا ہے، تاکہ نبوت کی شہادت کی تکمیل ہو۔

وہ کلام جو خداوند کی طرف سے یرمیاہ کے پاس آیا، یہ ہے: یوں فرماتا ہے خداوند، خدا اسرائیل کا: ان سب باتوں کو جو میں نے تجھ سے کہی ہیں ایک کتاب میں لکھ لے۔ کیونکہ دیکھ، وہ دن آتے ہیں، خداوند فرماتا ہے، کہ میں اپنی قوم اسرائیل اور یہوداہ کی اسیری کو پھر بحال کروں گا، خداوند فرماتا ہے، اور میں انہیں اُس ملک میں واپس لاؤں گا جو میں نے ان کے باپ دادا کو دیا تھا، اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔ یرمیاہ 1: 30-3۔

ساڑھے تین دن سونے کے بعد، جیسے لعزر چار دن سویا رہا، اور دانی ایل نے اکیس دن ماتم کیا، میکائیل دو گواہوں کو زندہ کرتا ہے، جو اس کے آخری زمانے کے لوگ ہیں، اور انہیں باہم متحد کرتا ہے اور ایک ایسے پیغام کے ذریعے ان پر مسح بھی کرتا ہے جو دنیا بھر میں شائع کیا جاتا ہے۔ وہ پیغام کوہِ حرمون (مقدس پہاڑ) کی "شبنم" ہے، جو چشمہٴ پین کو پانی فراہم کرتی ہے، اور وہ چشمہ بعد ازاں دریائے اردن کو پانی دیتا ہے۔ اس پیغام کے ذریعے پورا ہونے والا مسح، یسوع کے اُس مسح کی نمائندگی کرتا ہے جس نے اس وقت کو نشان زد کیا جب وہ مسیح ٹھہرایا گیا، جس کی نشاندہی پطرس نے کی۔

جب پطرس نے مسیح کو خدا کا بیٹا پہچانا، تو اُس نے مسیح کو بیک وقت خدا کے بیٹے اور ابنِ آدم کے طور پر پیش کیا، جس کی نمائندگی اُن پانیوں سے ہوتی ہے جو "جہنم کے دروازے" کہلانے والی جگہ سے نکل کر دریائے اردن میں شامل ہوتے ہیں۔ پطرس کا اقرار روح القدس کے الہام سے تھا، اور یہی وہ سچائی تھی—کہ یسوع مسیح ہے، یعنی ممسوح، اور وہ بیک وقت خدا بھی ہے اور انسان بھی—جسے

یسوع نے اس حقیقت کے طور پر قرار دیا جو خدا کی آخری زمانے کی قوم کے خلاف جنگ کا مرکز بنے گی، اور جس کے بارے میں مسیح نے وعدہ کیا کہ وہ غالب آئے گی، کیونکہ "جہنم کے دروازے" اس سچائی پر غالب نہ آئیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ 11 ستمبر 2001 کو، جیسے یسوع کے بیتسمہ پر اُن کا مسح ہوا تھا، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی شروع ہوئی، اور اسی تاریخ میں ایک ایسی مایوسی آئے گی جو اُس کے آخری ایام کے لوگوں کو قتل کر دے گی، یہاں تک کہ وہ انہیں زندہ کرے گا اور اُن کی اسیری کو پلٹ دے گا۔ زندہ کرنے کے اس عمل میں اُس کی قوم کو ایک زبردست لشکر کی صورت میں متحد کرنا بھی شامل ہے جو ایک علم کے طور پر بلند کیا جاتا ہے۔ گلیوں میں موت کے بعد، زندہ کرنے، پاک کرنے، متحد کرنے اور بلند کرنے کا کام دانی ایل کے باب گیارہ کی آیات دس تا پندرہ میں، نیز بائبل کے دیگر مقامات میں بھی، واضح کیا گیا ہے۔ مگر آیات تیرہ تا پندرہ میں مسیح ایک بار پھر اپنے شاگردوں کو قیصریہ فلپی، پانیوم، میں لے آیا ہے، اور وہیں خدا کی مہر ہمیشہ کے لیے ثبت کی جاتی ہے۔

صرف جب ہم ان حقائق کی گہرائی کو سمجھتے ہیں، تب ہی ہم قیصریہ فلپی کی گواہی میں موجود سچائی کے انکشافات کو پہچان سکتے ہیں۔ متی کے سولہویں باب کی آیت اٹھارہ میں، شمعون بر یونا کا نام بدل کر پطرس رکھا جاتا ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی علامت ہے، جیسا کہ حالیہ ایک مضمون میں پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اس آیت میں قائم کردہ ریاضیاتی مکاشفہ یسوع کو "عجیب شمار کرنے والا" کے طور پر نمایاں کرتا ہے، کیونکہ نہ صرف پطرس کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرنے والا سمجھا جا سکتا ہے، بلکہ متی 16:18 خود بھی "فائی" کی ریاضیاتی علامت ہے۔

'فائی' سے متعلق ریاضیات پر بحث کرنے سے پہلے یہ بات نوٹ کی جانی چاہیے کہ 'فائی' لفظ 'فلپی' کا ایک جز ہے، اور 'فلپی' پانیوم نامی قصبے کے دو ناموں میں سے دوسرا ہے۔ آیت اٹھارہ واضح کرتی ہے کہ یسوع نے پطرس سے عبرانی میں کلام کیا، جسے یونانی میں قلم بند کیا گیا، اور بعد ازاں انگریزی میں ترجمہ ہوا۔ یہ تین مراحل اپنے کلام پر مسیح کے اختیار کی نشان دہی کرتے ہیں۔ جب اس لفظ کا جائزہ اُس ریاضیاتی نظام کے ساتھ لیا جائے جس میں مرقم مقامات کو باہم ضرب دیا جاتا ہے، تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نام 'پطرس' کی قدر ایک لاکھ چوالیس ہزار بنتی ہے، اور یوں یسوع بطور عجیب شمار کنندہ نمایاں ہوتا ہے۔ اسی آیت میں، جہاں یسوع اعلان کرتا ہے کہ وہ اپنی کلیسیا بنائے گا، عجیب شمار کنندہ نے ترجمے کے عمل پر اختیار رکھا تاکہ باب سولہ کی آیت اٹھارہ میں مذکور صداقت ریاضیاتی علامت 'فائی' کی نمائندگی کرے۔

اور میں تجھ سے بھی کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا؛ اور جہنم کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ متی 16:18۔

اس کی کلیسیا صرف اس عقیدے پر قائم نہیں کہ یسوع ہی مسیح ہے اور وہ خدا کا بیٹا ہے، بلکہ اس حقیقت پر بھی کہ وہ کلام ہے، اور کلام نے سب چیزیں پیدا کیں اور ان پر حکومت کرتا ہے، جن میں ریاضی، صرف و نحو اور انسانوں کے اعمال شامل ہیں۔

اسی میں ہم نے میراث بھی پائی، کیونکہ ہم اس کے ارادہ کے موافق، جو اپنی مرضی کی مشورت سے سب کچھ کرتا ہے، پیشتر سے مقرر کیے گئے تھے۔ افسیوں 1:11

فائی، جسے اکثر یونانی حرف (φ) (phi) سے ظاہر کیا جاتا ہے، ایک ریاضیاتی مستقل ہے جو تقریباً 1.618033988749895 کے برابر ہے۔ اس عدد کو سنہری نسبت یا الہی نسبت کہا جاتا ہے۔ یہ ایک "غیر ناطق عدد" ہے، یعنی اسے کسی سادہ کسر کی صورت میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا، اور اس کی اعشاری نمائندگی بلا تکرار لامتناہی طور پر جاری رہتی ہے۔

سنہری تناسب کی بہت سی قابل ذکر خصوصیات ہیں اور یہ ریاضی، فن، معماری، فطرت اور دیگر شعبہ جات میں مختلف حوالوں سے نظر آتا ہے۔ یہ اکثر ہندسی اشکال میں پایا جاتا ہے، جیسے مستطیلیں، پانچ ضلعی شکلیں اور بارہ رخی اجسام، جہاں لمبے پہلو کی نسبت چھوٹے پہلو سے فائی کے برابر ہوتی ہے۔

فنون لطیفہ اور معماری میں، سنہری تناسب کو جمالیاتی طور پر خوشنما تناسبات پیدا کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ قدیم تہذیبوں سے لے کر نشاۃ ثانیہ اور اس کے بعد تک، تاریخ بھر میں فنکاروں اور معماروں نے اسے کمپوزیشن، عمارتیں اور فن پارے ڈیزائن کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ ریاضی میں، سنہری تناسب مختلف ریاضیاتی مساوات اور سلسلوں میں ظاہر ہوتا ہے، جن میں فبوناچی سلسلہ بھی شامل ہے، جہاں ہر رکن اپنے سے پہلے آنے والے دو ارکان کے مجموعے کے برابر ہوتا ہے۔ جوں جوں فبوناچی سلسلے کے ارکان بڑھتے ہیں، متواتر ارکان کا تناسب فائی کے قریب ہوتا جاتا ہے۔

آیت 16:18 میں ہمیں ریاضی کا عدد فائی (1.618...) ملتا ہے۔ عیسیٰ، وہ خدا "جو اپنی مرضی کے مشورے کے مطابق سب کچھ کرتا ہے"، نے یہ ٹھہرایا کہ وہ اپنے پلمونی—"عجیب عدد" یا "رازوں کا شمار کرنے والا"—ہونے کی مہر اُس نبوتی جغرافیہ میں ثبت کرے جو آخری ایام میں اُس کی کلیسیا کی جہنم کے دروازوں کے خلاف معرکہ گاہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسی نبوتی معرکہ گاہ میں، اعداد پر اپنی دسترس کے ذریعے، اُس نے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی "پطرس" کے وسیلے سے کی، جس کا نام "شمعون"—جو کبوتر کے پیغام کو سننے والا تھا—سے بدل کر "پطرس" رکھا گیا، اور یوں ایک لاکھ چوالیس ہزار کو اپنی آخری ایام کی عہدی قوم کے طور پر نشان زد کیا۔

وہ "چٹان" جس پر اُس نے اپنی کلیسیا بنانے کے لیے انتخاب کیا، بنیادی چٹان ہے، "احبار" باب چھبیس کے "سات مرتبہ" کی بنیاد اور کونے کا سب سے اہم سنگ زاویہ، کیونکہ مسیح کے سوا کوئی حقیقی بنیاد نہیں۔ مسیح کے بپتسمہ سے، جب شمعون نے کبوتر کا پیغام "سنا"، بحر مردار کی صلیب تک، بارہ سو ساٹھ دن تک، ہر روز دو مرتبہ صبح اور شام کی قربانی ہوتی رہی، سوائے ان بارہ سو ساٹھ دنوں کے آخری دن کے، کیونکہ اُس دن شام کی قربانی کاہن کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، اور صلیب پر مسیح دو ہزار پانچ سو بیسویں قربانی کے طور پر وفات پا گئے۔

ہر طرف دہشت اور انتشار ہے۔ کاہن قربانی کے جانور کو ذبح کرنے ہی والا ہے؛ مگر اُس کے بے جان ہاتھ سے چھری گر جاتی ہے، اور برہ بچ نکلتا ہے۔ خدا کے بیٹے کی موت میں مثال اپنی حقیقت سے مل گئی ہے۔ عظیم قربانی ہو چکی ہے۔ قدس الاقدس تک جانے کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ سب کے لیے ایک نیا اور زندہ راستہ تیار کر دیا گیا ہے۔ اب گناہگار، غمزدہ انسانیت کو سردار کاہن کے آنے کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ دی ڈیزائر آف ایجز، ۷۵۷۔

وہ "چٹان" جس پر وہ اپنی کلیسیا قائم کرے گا، وہی سنگ بنیاد ہے جسے معماروں نے رد کیا تھا؛ اس کا عدد "دو ہزار پانچ سو بیس" ہے۔ ایک مختصر آیت میں مسیح اپنے آپ کو ہر چیز کا مالک پیش کرتے ہیں، اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ دانی ایل کے گیارہواں باب کی آیات تیرہ تا پندرہ میں کھڑے ہو کر کلام کر رہے ہوتے ہیں۔

اور میں تجھ سے بھی کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا؛ اور جہنم کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ متی 16:18۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"پوشیدہ باتیں ہمارے خداوند خدا ہی کی ہیں؛ لیکن جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ کے لیے ہماری اور ہماری اولاد کی ہیں۔" استثنا 29:29۔ خدا نے تخلیق کا کام کس طرح انجام دیا، یہ اُس نے انسانوں پر کبھی ظاہر نہیں کیا؛ انسانی علم خدا تعالیٰ کے رازوں کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اُس کی تخلیقی قدرت اسی طرح ناقابل فہم ہے جیسے اُس کی ذات۔"

خدا نے سائنس اور فن دونوں کے ذریعے دنیا پر نور کا سیلاب بہا دینے کی اجازت دی ہے؛ لیکن جب جو لوگ اپنے آپ کو سائنسی کہتے ہیں ان موضوعات پر صرف انسانی نقطہ نظر سے بحث کرتے ہیں، تو وہ یقیناً غلط نتیجوں تک پہنچیں گے۔ یہ بے ضرر ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کے کلام نے جو ظاہر کیا ہے اس سے آگے قیاس آرائیاں کریں، اگر ہمارے نظریات ان حقائق سے متصادم نہ ہوں جو صحیفوں میں ملتے ہیں؛ مگر جو لوگ خدا کے کلام کو چھوڑ کر اس کی تخلیقات کی توجیہ سائنسی اصولوں پر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ایک نامعلوم سمندر میں بغیر نقشے اور بغیر قطب نما کے بھٹکتے چلے جاتے ہیں۔ بڑی سے بڑی عقلیں بھی، اگر اپنی تحقیق میں خدا کے کلام سے راہنمائی نہ پائیں، سائنس اور وحی کے تعلقات کا سراغ لگانے کی کوشش میں الجھن کا شکار ہو جاتی ہیں۔ چونکہ خالق اور اس کے کام ان کی سمجھ سے اس قدر ماورا ہیں کہ وہ انہیں قدرتی قوانین کے ذریعے تشریح نہیں کر سکتے، اس لیے وہ بائبل کی تاریخ کو ناقابل اعتماد سمجھتے ہیں۔ جو لوگ عہدنامہ قدیم اور عہدنامہ جدید کے بیانات کی قابل اعتماد حیثیت پر شک کرتے ہیں، وہ ایک قدم اور آگے بڑھ کر خدا کے وجود ہی پر شبہ کرنے لگتے ہیں؛ اور پھر، اپنا لنگر کھو دینے کے بعد، الحاد کی چٹانوں پر ٹھوکریں کھاتے رہ جاتے ہیں۔

یہ لوگ ایمان کی سادگی کھو چکے ہیں۔ خدا کے پاک کلام کے الہی اختیار پر ایک پختہ یقین ہونا چاہیے۔ بائبل کو انسانوں کے سائنسی خیالات کے پیمانے پر نہیں پرکھا جانا چاہیے۔ انسانی علم غیر معتبر رہنما ہے۔ وہ شکی لوگ جو محض کج بحثی کے لیے بائبل پڑھتے ہیں، سائنس یا وحی میں سے کسی ایک کی ناقص فہم کے باعث ان دونوں کے درمیان تضادات تلاش کرنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؛ لیکن جب صحیح طور پر سمجھا جائے تو وہ کامل ہم آہنگی میں ہوتے ہیں۔ موسیٰ نے خدا کی روح کی رہنمائی میں لکھا، اور ارضیات کا کوئی درست نظریہ کبھی ایسے انکشافات کا دعویٰ نہیں کرے گا جنہیں اس کے بیانات کے ساتھ ہم آہنگ نہ کیا جا سکے۔ ہر سچائی، خواہ وہ فطرت میں ہو یا وحی میں، اپنی تمام تجلیات میں خود اپنے ساتھ مکمل مطابقت رکھتی ہے۔

خدا کے کلام میں بہت سے سوالات اٹھائے جاتے ہیں جن کا جواب عمیق ترین علما بھی کبھی نہیں دے سکتے۔ ان موضوعات کی طرف توجہ اسی لیے دلائی جاتی ہے کہ ہمیں معلوم ہو کہ روزمرہ زندگی کی عام چیزوں میں بھی کتنا کچھ ایسا ہے جیسے محدود اذہان، اپنی اس حکمت کے باوجود جس پر وہ نازاں ہیں، کبھی پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔

پھر بھی اہل سائنس گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کی حکمت کا ادراک کر سکتے ہیں—جو کچھ اُس نے کیا ہے یا جو وہ کر سکتا ہے۔ یہ تصور عام پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہی قوانین سے محدود ہے۔ لوگ یا تو اُس کے وجود کا انکار کرتے ہیں یا اسے نظر انداز کر دیتے ہیں، یا یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر چیز کی توضیح کر سکتے ہیں—حتیٰ کہ انسانی دل پر اُس کی روح کے عمل کی بھی؛ اور وہ اب نہ اُس کے نام کی تعظیم کرتے ہیں نہ اُس کی قدرت سے ڈرتے ہیں۔ وہ ماورائے فطرت پر ایمان نہیں رکھتے؛ انہیں نہ خدا کے قوانین کا فہم ہے، نہ اُس کی لامحدود قدرت کا، کہ وہ انہی کے وسیلے اپنی مشیت کو بروئے کار لاتا ہے۔ عام طور پر، اصطلاح 'قوانین فطرت' سے مراد وہی کچھ ہوتا ہے جو انسان مادی دنیا کو نظم دینے والے قوانین کے بارے میں دریافت کر سکے ہیں؛ مگر ان کا علم کتنا محدود ہے، اور کتنا وسیع وہ میدان ہے جس میں خالق اپنے ہی قوانین کے مطابق کام کر سکتا ہے اور پھر بھی پوری طرح محدود مخلوقات کی سمجھ سے ماورا رہتا ہے!

بہت سے لوگ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ مادہ حیات بخش قوت کا حامل ہے—کہ مادے کو کچھ مخصوص خصوصیات بخشی جاتی ہیں، اور پھر اسے اپنی فطری داخلی توانائی کے ذریعے عمل کرنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے؛ اور یہ کہ فطرت کے اعمال مقررہ قوانین کے ساتھ ہم آہنگی میں انجام پاتے ہیں، جن میں خدا خود بھی مداخلت نہیں کر سکتا۔ یہ جھوٹی سائنس ہے، اور خدا کے کلام سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ فطرت اپنے خالق کی خادم ہے۔ خدا اپنے قوانین کو منسوخ نہیں کرتا اور نہ

ان کے خلاف کام کرتا ہے، بلکہ وہ انہیں مسلسل اپنے آلہ کار کے طور پر استعمال کرتا رہتا ہے۔ فطرت ایک ذہانت، ایک موجودگی، ایک فعال قوت کی گواہی دیتی ہے جو اس کے قوانین کے اندر اور ان کے ذریعے کام کرتی ہے۔ فطرت میں باپ اور بیٹے کی مسلسل کارفرمائی موجود ہے۔ مسیح فرماتا ہے، 'میرا باپ اب تک کام کرتا رہا ہے، اور میں بھی کام کرتا ہوں۔' یوحنا 5:17۔

لاویوں نے، نجمیہ میں درج اپنے حمدیہ ترانے میں، یوں گایا: 'تو، بلکہ تو ہی، اکیلا خداوند ہے؛ تو نے آسمان، آسمانوں کا آسمان ان کے سارے لشکروں سمیت، اور زمین اور جو کچھ اُس میں ہے، ... سب بنایا ہے، اور تو ہی ان سب کو برقرار رکھتا ہے۔' Nehemiah 9:6۔ جہاں تک اس دنیا کا تعلق ہے، خدا کا تخلیقی کام مکمل ہو چکا ہے۔ کیونکہ 'دنیا کی بنیاد سے ہی کام ختم ہو گئے تھے۔' Hebrews 4:3 لیکن اپنی تخلیق کی اشیا کو سنبھالنے میں اس کی قدرت اب بھی کارفرما ہے۔ نبض کا دھڑکنا اور سانس پر سانس آنا اس وجہ سے نہیں کہ وہ نظام جو ایک بار حرکت میں لایا گیا تھا اپنی ذاتی طاقت سے خود بخود چلتا رہتا ہے؛ بلکہ ہر سانس، دل کی ہر دھڑکن، اُس کی ہمہ گیر نگہبانی کی دلیل ہے جس میں 'ہم جیتے ہیں، چلتے پھرتے ہیں اور موجود ہیں۔' Acts 17:28۔ یہ ذاتی طاقت کے باعث نہیں کہ سال بہ سال زمین اپنی نعمتیں پیدا کرتی ہے اور سورج کے گرد اپنی گردش جاری رکھتی ہے۔ خدا کا ہاتھ سپاروں کی رہنمائی کرتا ہے اور آسمانوں میں اُن کی منظم پیش قدمی کے دوران انہیں اُن کی جگہوں پر قائم رکھتا ہے۔ وہ 'ان کے لشکر کو شمار کے مطابق نکالتا ہے؛ اپنی زور قوت کے سبب اُن سب کو نام لے لے کر پکارتا ہے؛ کیونکہ وہ قدرت میں زور آور ہے؛ ایک بھی کم نہیں ہوتا۔' Isaiah 40:26۔ اسی کی قدرت سے نباتات شاداب ہوتے ہیں، پتے نکلتے ہیں اور پھول کھلتے ہیں۔ وہ 'پہاڑوں پر گھاس اگاتا ہے' (147:8) اور اُسی کے باعث وادیاں بار آور ہوتی ہیں۔ 'جنگل کے سب حیوان ... اپنی خوراک خدا سے مانگتے ہیں،' اور ہر ذی روح، سب سے چھوٹے کیڑے سے لے کر انسان تک، روزانہ اُس کی عنایتی نگہداشت پر منحصر ہے۔ زبور نوپس کے حسین الفاظ میں، 'یہ سب تیرے منتظر رہتے ہیں.... جو تو انہیں دیتا ہے وہ جمع کرتے ہیں؛ تو اپنا ہاتھ کھولتا ہے تو وہ نیک چیزوں سے بھر جاتے ہیں۔' Psalm 104:20, 21, 27, 28۔ اُس کا کلام عناصر پر حکم ران ہے؛ وہ آسمانوں کو بادلوں سے ڈھانپتا ہے اور زمین کے لیے بارش تیار کرتا ہے۔ 'وہ برف کو اون کی طرح دیتا ہے؛ پالا راکھ کی طرح بکھیرتا ہے۔' Psalm 147:16۔ جب وہ اپنی آواز بلند کرتا ہے تو آسمانوں میں پانیوں کی بہتا ہوتی ہے، اور وہ زمین کے سروں سے بخارات کو اوپر چڑھاتا ہے؛ وہ بارش کے ساتھ بجلیاں بناتا ہے، اور اپنی خزانہ گاہوں سے ہوا نکالتا ہے۔' Jeremiah 10:13۔

"خدا ہر چیز کی بنیاد ہے۔ ہر حقیقی سائنس اُس کے کاربائے قدرت کے ساتھ ہم آہنگ ہے؛ ہر حقیقی تعلیم اُس کی حکومت کی اطاعت کی طرف لے جاتی ہے۔ سائنس ہماری نظر کے لیے نئے عجائبات کھولتی ہے؛ وہ بلند پرواز کرتی ہے اور نئی گہرائیوں کی جستجو کرتی ہے؛ لیکن اپنی تحقیق سے وہ ایسی کوئی چیز نہیں لاتی جو وحی الہی سے متعارض ہو۔ جہالت سائنس کا حوالہ دے کر خدا کے بارے میں غلط تصورات کی تائید کرنے کی کوشش کر سکتی ہے، لیکن فطرت کی کتاب اور لکھا ہوا کلام ایک دوسرے پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یوں ہم خالق کی پرستش کرنے اور اُس کے کلام پر سمجھ بوجھ کے ساتھ اعتماد رکھنے کی طرف رہنمائی پاتے ہیں۔" آباء و انبیاء، 113-115۔